روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 19 جون 2009ء 25 جمادی الثانی 1430 ہجری 19 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 136

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پہلی کتابوں میں جو کامل راستبازوں کو خدا کے بیٹے کر کے بیان کیا گیا ہے اس کے بھی یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ درحقیقت خدا کے بیٹے ہیں کیونکہ یہ تو کُفر ہے اور خدا بیٹوں اور بیٹیوں سے پاک ہے بلکہ یہ معنی ہیں کہ اُن کامل راستبازوں کے آئینہ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہوا تھا۔ اور ایک شخص کا عکس جو آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے استعارہ کے رنگ میں گویا وہ اس کا بیٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے اور کوئی کدورت اُس میں باقی نہیں رہی تجلّیات الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے تو وہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کیلئے بطور بیٹے کے ہو جاتی ہے۔ اِسی بناء پر توریت میں کہا گیا ہے کہ یعقوب میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے .... یہ تمام استعارات ہیں محبت کے پیرایہ میں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں بہت ہیں۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسا محو ہوتا ہے جو کچھ بھی نہیں رہتا۔ تب اُسی فنا کی حالت میں ایسے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس حالت میں اُنکا وجود درمیان نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ .... یعنی اِن لوگوں کو کہہ کہ اے میرے بندو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو خدا تمام گناہ بخش دیگا۔ اب دیکھو اِس جگہ **یا عباد الله** کی جگہ **یاعبادی** کہہ دیا گیا حالانکہ لوگ خدا کے بندے ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے۔ مگر یہ استعارہ کے رنگ میں بولا گیا۔

ایسا ہی فرمایا .... یعنی جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر ہے۔ اب ان تمام آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ٹھہرایا گیا مگر ظاہر ہے کہ وہ خدا کا ہاتھ نہیں ہے۔

ایسا ہی ایک جگہ فرمایا .... پس تم خدا کو یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ پس اِس جگہ خدا تعالیٰ کو باپ کے ساتھ تشبیہ دی اور استعارہ بھی صرف تشبیہ کی حد تک ہے۔

اب اِس تمام بیان سے ہماری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اِس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اِس طرح پر کہ خود اُس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جُھک جاتا ہے اور اُس کا اُنس وشوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبتِ الٰہی کی ایک خاص تجلّی اُس پر پڑتی ہے اور اُس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دیکر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اُس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 65 تا 68)

انگورستان کی تمثیل

حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک تمثیل بیان کی کہ
ایک شخص نے انگورستان لگایا اور جب پھل کا موسم آیا تو اس نے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا۔ لیکن انہوں نے نوکروں کو مارا پیٹا مالک نے پہلے سے بہتر نوکروں کو بھیجا مگر انہوں نے ان سے بھی وہی سلوک کیا پھر مالک نے اپنے بیٹے کو بھیجا مگر باغبانوں نے اسے قتل کر دیا۔ اب انگورستان کا مالک آئے گا اور بدوں کو سزا دے گا اور باغ کو ایسے لوگوں کے سپرد کرے گا جو اسے موسم پر میوہ پہنچا دیں۔ (متی باب 21 آیت 33 تا 41)

اس پیشگوئی میں انبیاء کے لمبے سلسلہ، پھر حضرت مسیح اور پھر رسول کریم ﷺ کی آمد کا ذکر ہے۔

(تفصیل کیلئے دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 96)

حفاظت وبرکت کا ذریعہ

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قیام نماز کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

''ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہیں۔ ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ اس طرح حکم فرماتا ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے...... (سورة البینہ:٦)۔ اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اُس کے لئے خالص کرتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے، اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰة دیں۔ اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

تو نمازوں کو قائم کرنے سے یعنی باجماعت اور وقت پر نماز پڑھنے سے، اس کی راہ میں خرچ کرنے سے، غریبوں کا خیال رکھنے سے بھی ہم صحیح دین پر قائم ہو سکتے ہیں۔ اور ان تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہیں، اپنی زندگیوں پر لاگو کر سکتے ہیں جب ہم اللہ کی عبادت کریں گے، اس کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے گا، ہمارے ایمانوں کو اس قدر مضبوط کر دے گا کہ ہمیں اپنی ذات، اپنی خواہشات، اپنی اولادیں، دین کے مقابلے میں ہیچ نظر آنے لگیں گی۔ تو جب سب کچھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے گا اور ہمارا اپنا کچھ نہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ وہ ان کی عزتوں کی بھی حفاظت کرتا ہے، ان کی اولادوں کی بھی حفاظت کرتا ہے، ان میں برکت ڈالتا ہے، ان کے مال کو بھی بڑھاتا ہے اور ان کو اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیشہ لپیٹے رکھتا ہے اور ان کے ہر قسم کے خوف دور کر دیتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 راگست 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 282)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

تیسرا سالانہ کنونشن 2009ء

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان (A.M.A) کو اپنا تیسرا سالانہ کنونشن کامیابی سے مورخہ 4 اور 5/اپریل 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ (T.H.I) کے آڈیٹوریم میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کنونشن میں حسب سابق پاکستان بھر سے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور میڈیکل کے طلباء و طالبات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جملہ ڈاکٹر دور و نزدیک کے شہروں سے تشریف لائے اور بڑے شوق اور ولولے سے ہر پروگرام میں شرکت کی جس سے انہوں نے علم و عمل میں فائدے کے ساتھ ساتھ اس جماعتی پلیٹ فارم کے ذریعہ رابطے بھی استوار کئے۔

مورخہ 4/اپریل کو ساڑھے چار بجے سہ پہر سے ایسوسی ایشن کے ممبران کی رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ رجسٹریشن کے لئے استقبالیہ دارالضیافت اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ڈیسک قائم کئے گئے تھے۔ ہر ممبر کو رجسٹریشن کارڈ فراہم کئے گئے۔

امسال یہ کنونشن پہلی مرتبہ دو دنوں کے لئے منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹرز اور طلبہ کے علمی، تحقیقی اور ریسرچ کا ذوق و شوق بڑھانے کیلئے بہت سے تربیتی پروگرام پہلی مرتبہ شروع کئے گئے۔ انہی میں ایک طلبا و طالبات کیلئے علیحدہ سیشن بھی تھا۔

اس سیشن کا آغاز مورخہ 4/اپریل کو شام 5 بجے T.H.I کے آڈیٹوریم میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب صدر ایسوسی ایشن نے افتتاحی خطاب سے نوازا۔ مکرم ڈاکٹر عامر بشیر صاحب لاہور نے اپنے لیکچر میں کیریئر کونسلنگ پر مفید معلومات فراہم کیں۔ Pharmacist: As Health Care Provider کے اہم موضوع پر محمد کامل صاحب سرگودھا اور نور الصباح صاحبہ ربوہ نے لیکچر دیا۔ اس کنونشن میں شریک طلباء و طالبات کی معلومات میں اضافے اور پروفیشنل موضوعات سے آگاہی کے لئے ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ پہلی ورکشاپ BLS یعنی بیسک لائف سپورٹ میں مکرم ڈاکٹر احمد منیر صاحب اور دوسری ورکشاپ ACLS یعنی ایڈوانسڈ کارڈک لائف سپورٹ میں مکرم ڈاکٹر انوار الدین صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید مشہود احمد صاحب نے مصنوعی باڈی پر عملی ٹریننگ دی۔ اس کورس میں شامل ہونے والوں کو سند شرکت بھی دی گئی۔ مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازوں کے بعد ایوان محمود میں جملہ شرکاء خواتین و حضرات، بزرگان سلسلہ و مہمانان کی خدمت میں عشائیہ دیا گیا۔ ایوان محمود میں گول میز اور کرسیاں سجا کر خوبصورتی کے ساتھ انتظام کیا گیا تھا۔ سٹیج پر مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور دیگر بزرگان و ڈاکٹر صاحبان تشریف فرما تھے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور احباب و خواتین نے الگ الگ کھانا تناول کیا۔

اس کنونشن کا دلچسپ ایونٹ مشاعرہ تھا جس کا پہلی مرتبہ اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ مشاعرہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تھے۔ اس مشاعرہ میں محترم ڈاکٹر جنرل (ر) محمود الحسن راولپنڈی نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ میزبانی کے فرائض مکرم ڈاکٹر منور احمد قاضی صاحب لاہور نے ادا کئے۔ مندرجہ ذیل شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب، مکرم بشارت احمد بشارت صاحب، ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل، مکرم ہمایوں عارف صاحب، مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب، ڈاکٹر محمد شمیم صاحب، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، مکرم ڈاکٹر جنرل (ر) محمود الحسن صاحب اور مہمان خصوصی چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی۔ دلچسپ مشاعرہ رات گئے تک جاری رہا۔ آخر پر مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب نے شعراء حضرات کو AMA کی خصوصی شیلڈز دیں۔

پہلی مرتبہ اس کنونشن کو چار سائنٹیفک سیشنز میں تقسیم کیا گیا۔ جن میں دو سرجری اور دو میڈیسن پر مشتمل تھے۔ مورخہ 5/اپریل کو ساڑھے آٹھ بجے سرجری کے سائنٹیفک سیشن کا آغاز ہوا جس کے چیئر پرسنز مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ربوہ، مکرم پروفیسر طاہر احمد صاحب راولپنڈی اور محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں ملک صاحبہ ربوہ تھیں۔ موڈریٹر کے فرائض مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب نے سرانجام دیئے۔ مقررین اور ان کے لیکچرز کے موضوعات درج ذیل ہیں۔

☆مکرم ڈاکٹر احمد منیر صاحب یو ایس اے۔ پری کارڈیئل ایفیوژن۔

☆مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب لاہور۔ پاکستان میں کاسمیٹک پلاسٹک سرجری کا تعارف۔

☆مکرم ڈاکٹر عدنان اسلم صاحب اسلام آباد

Ankylosis of the Temporomandibular Joint: How Do We Manage It?

☆مکرم ڈاکٹر خالد نوری صاحب ربوہ۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں دل کے آپریشن کا ابتدائی تجربہ۔

اس سیشن کے آخر پر سوالات بھی پوچھے گئے۔

میڈیسن کے سائنٹیفک سیشن کا آغاز نو بج کر بیس منٹ پر ہوا جس کے چیئر پرسنز مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب لاہور، مکرمہ ڈاکٹر زاہدہ رانی صاحبہ لاہور تھے۔ اور مکرم ڈاکٹر سید مشہود احمد صاحب ربوہ موڈریٹر تھے۔ مقررین اور ان کے لیکچرز مندرجہ ذیل ہیں۔

☆مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ربوہ۔

A study on Permanent Hair Reduction without Lazer

☆مکرم ڈاکٹر حامد احمد صاحب ربوہ

Walln`s Syndrome

☆مکرم ڈاکٹر فرحان احمد باجوہ صاحب ربوہ۔

Socio-Demographic Differentials & Health Seeking Practices Among Known Hyperglycemic Females age 40 & above

اس سیشن کے آخر پر سوال و جواب پوچھے گئے۔

متفرق موضوعات پر مشتمل دو لیکچرز ہوئے جن میں مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب میرپور خاص نے فضل عمر کلینک میرپور خاص کا تعارف اور مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب نے قرآن کریم کی روشنی میں تحقیق کی اہمیت کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

اس کنونشن کا باقاعدہ افتتاحی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے ایسوسی ایشن سے متعلق مختصر امور بیان کئے۔ انہوں نے کہا احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی تنظیم نو 2007ء کو ہوئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر کے احمدی ڈاکٹرز اور میڈیکل سٹوڈنٹس کا ڈیٹا مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس وقت تک پاکستان بھر سے ایک ہزار سے زائد ممبرز ایسوسی ایشن میں شامل ہیں۔ ضلعی سطح پر چیپٹرز کا قیام کیا گیا ہے اور اب تک 36 چیپٹرز قائم ہو چکے ہیں۔ یہ چیپٹرز مقامی سطح پر فعال ہو رہے ہیں اور ذیلی تنظیموں سے تعاون کرتے ہوئے میڈیکل کیمپس لگانے میں بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ مرکزی سطح پر آڈٹ کا نظام جاری کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال 2008ء میں ایسوسی ایشن کے دستور (Constitution) کی تیاری کے بعد اسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نافذ کر دیا گیا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ 2008ء میں پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے احمدی طلباء کو جبراً خارج کر دیا گیا تھا۔ اس واضح بے انصافی کے خلاف فیصل آباد چیپٹر نے آواز اٹھائی اور اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے احمدی ڈاکٹرز اور طلبہ کو ریسرچ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس ارشاد پر ایک تحقیقی ادارہ فضل عمر ریسرچ سینٹر قائم کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت شافی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 19 اور 26 دسمبر 2008ء کو خطابات جمعہ ارشاد فرمائے تھے اور اس ضمن میں احمدی ڈاکٹرز کو نصائح فرمائی تھیں۔ یہ دونوں خطبات کتابچہ کی صورت میں طبع کرائے گئے ہیں اور کنونشن میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مرکز اور ربوہ چیپٹر کے زیر اہتمام سات تحقیقی لیکچرز کروائے گئے۔ جن میں بیرون پاکستان سے تشریف لانے والے ڈاکٹرز سے بھی استفادہ کیا گیا۔

18 جنوری 2009ء کو ایسوسی ایشن کے تحت فارمیسی کے طلبہ کی پہلی مرتبہ تنظیم سازی کی گئی۔ اس موقعہ پر صدر صاحب ایسوسی ایشن نے ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے آخر پر اس کنونشن کے انعقاد میں تعاون پیش کرنے والے ادارہ جات کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی رپورٹ کے بعد مکرم جنرل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب صدر ایسوسی ایشن نے خطاب کیا۔ مکرم لئیق احمد انصاری صاحب نے گزشتہ سال وفات پانے والے ڈاکٹرز مکرم ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب، مکرمہ ڈاکٹر نورین شیراز صاحبہ، مکرم ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری صاحب اور مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب کی یاد میں ایک تعارف پیش کیا۔ محترم مہمان خصوصی نے بعض شیلڈز تقسیم کیں۔

محترم مہمان خصوصی نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام شوریٰ میں تمام احمدیوں اور احمدی اداروں کو اپنی حفاظت کا خیال رکھنے اور اس کی کوشش کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کے جو ذرائع عطا فرمائے ہیں ان کو پوری طرح استعمال کرنا چاہئے۔ آپ کا پروفیشن خاص طور پر ہدف میں شامل ہے، 1984ء سے اب تک 18 احمدی ڈاکٹرز کو شہید کیا گیا ہے۔ حفاظت کے ممکنہ ذرائع کو بروئے کار لائیں گھر، ہسپتال اور کلینک میں ممکنہ حفاظت کا خیال رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ محترم صدر صاحب ایسوسی ایشن نے محترم مہمان خصوصی اور مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ و پیٹرن احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کو شیلڈز دیں۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا، چائے کے وقفہ کے بعد پونے بارہ بجے سرجری کے سائنٹیفک سیشن کا آغاز ہوا جس کے چیئر پرسنز محترم لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن صاحب، محترم پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب اور محترم ڈاکٹر افتخار اسلم صاحب تھے۔ موڈریٹر کے فرائض محترم ڈاکٹر خالد نوری صاحب ربوہ نے ادا کئے۔ مقررین اور ان کے لیکچرز کے موضوعات

مکرم عبدالرب انور محمود خان صاحب لاس اینجلس امریکہ

براعظم افریقہ میں جماعت احمدیہ کا نفوذ۔ایک تاریخی جائزہ

خلافت احمدیہ کی برکت سے ابھرتا ہوا روشن افریقہ

افریقہ کا صحرائے اعظم جو حد نگاہ تک ریت کے تودوں اور چلچلاتی دھوپ کی زندگی کش داستان ہے اگر اچانک ایک ٹھنڈی ہوا کا بھرپور اور مستقل جھونکا اس موسم کو تبدیل کر دے تو کیسا لگے؟ اگر اس میں میل ہا میل پھیلے ہوئے بے نم ریگستان میں اچانک ٹھنڈا چشمۂ آب میسر آجائے تو کیا کیفیت ہو؟ اگر اس وسیع و عریض قطعہ زمین پر بسے ہوئے باشندگان جو کہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور سفید فام قوموں کے تحتِ اقدام ہیں انہیں اچانک آزادی نصیب ہوجائے اور وہ اپنی شناخت سے روشناس ہوجائیں تو کیسا لگے؟

ہاں ہاں یہ بے نصیب باشندگان اچانک اگر چشمہ توحید سے سیراب ہوجائیں اور صرف سیراب ہی نہ ہوں بلکہ اس پر دل وجان نچھاور کرنے لگیں تو یہ نظارہ کیسا لگے گا؟

یہ شیخ چلّی کے خواب نہیں، نہ ہی ایشیائی مبالغہ اور نہ ہی بے جا انشاء پردازی۔ یہ دراصل تصویر ہے (جن کو الفاظ کے جالے میں پیش کرنے کی کوشش کررہا ہوں) اس خاموش انقلاب کی جو گزشتہ دس دہائیوں سے زیر ترتیب ہے اور جس کا مصور خالق حقیقی ہے جس نے خلافت احمدیہ کو اس عظیم انقلاب کا ذریعہ تجویز کیا ہے۔اور یہ انقلاب اس شعر کا مصداق ہے ۔"

بساط دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہان نو کے ابھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی پیشگوئی

آج سے 96 سال قبل اس انقلاب کی ایک جھلک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو یوں دکھائی گئی۔حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ بیماری میں مجھے تسلی دی اور یہ بشارت دی کہ مغربی افریقہ میں 5 لاکھ عیسائی حلقہ بگوش (دین حق) ہوئے ہیں اور وہ سب تعلیم یافتہ ہیں اور یہ دن (دین حق) کے لئے ایک انتہائی خوشی کا دن ہوگا۔

(پیغام صلح 11 مارچ 1914ء)

اس جھلک کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعود کی توجہ اس حدیث کی جانب مبذول ہوئی جس میں خدا کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکّہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

(صحیح مسلم جلد دوئم صفحہ 319)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خود فرماتے ہیں:۔

''مجھے افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ مَیں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو (مومن) بنانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے...... میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو (مومن) بنالیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔''

(الفضل 25 مارچ 1960ء صفحہ 5-4 تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 271)

آیئے اب یہ مطالعہ کریں کہ 1908ء کے لگ بھگ افریقہ کا براعظم کس نوعیت کا تھا اور کن مسائل کا شکار تھا۔

پہلی جنگ عظیم سے قبل 12 مغربی حکومتیں جو یورپ سے تعلق رکھتی تھیں افریقہ کے 52 ممالک کو بطور کالونی (Colony) استعمال کر رہی تھیں۔صرف دو ممالک لائبیریا اور ایتھوپیا اس ناروا حرکت سے محفوظ تھے۔ان مغربی طاقتوں نے افریقہ جا کر اس کی ساری دولت آہستہ آہستہ لوٹنا شروع کردی۔تمام سونا چاندی اور دیگر ذخائر سے ملک کے باشندوں کو محروم کر دیا اور تہذیب سکھانے کے ڈھونگ میں ان کی دولت ہڑپ کر لی۔ان حالات سے عیسائیت نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہر ملک اور ہر علاقے میں خوراک اور تہذیب کی لالچ میں کروڑوں کو صلیبیں پہنادیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا حدیث نبیؐ سے استنباط اور براعظم افریقہ کے سیاسی، مذہبی اور اقتصادی حالات کے ساتھ ساتھ ایک اور دلچسپ جہت ملحوظ رکھنا قرین مصلحت ہے اور وہ یہ کہ افریقہ کے ایک مغربی ملک کے کچھ افراد کو ایسی رؤیا اور خوابیں آئیں جو حضرت مسیح پاک کے الہام ''یَنْصُرُکَ رِجَالٌ'' کی عملی تصویر تھیں۔ چنانچہ نائیجیریا کے ایک مسلمان نے خواب میں دیکھا کہ کچھ سفید فام لوگ نماز کی امامت کررہے ہیں جنہوں نے اپنے سر پر خاص قسم کا کپڑا باندھا ہوا ہے۔انہوں نے اس کا ذکر غانا کے چیف مہدی آپاہ سے کیا۔انہوں نے مزید جستجو کی اور لندن کی مدد سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے رابطہ کیا کہ ہمارے پاس ایک استاد بھیجا جائے جو ہمیں دین حق کی تعلیم دے سکے۔ان ہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی افریقہ میں دعوت الی اللہ کی مہم کے لئے کوشاں تھے۔ چنانچہ آپ نے حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کا انتخاب فرمایا اور ان کو لندن سے غانا جانے کی ہدایت فرمائی۔

ہم قارئین کے لئے چند اہم افریقن ممالک کی مختصر تاریخ پیش کرتے ہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تمام افریقن ممالک میں نفوذ عطا فرمایا اور 8 دہائیوں میں سارا افریقہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی سے نہ صرف واقف ہوا بلکہ آپ کے پیروکار 2001ء میں افریقہ کے جملہ ممالک میں پھیل گئے۔ الحمدللہ اور افریقہ کے جملہ 54 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ گیا۔ یہ امر داستان افریقہ کا سب سے اہم پہلو ہے۔

گھانا (Ghana)

1885ء میں ایک نائیجیرین مسلمان ابو بکر بن صادق نے ایک عیسائی مناد Benjammin Sam کو دعوت الی اللہ کی اور یہ مناد مسلمان ہوگیا۔اس نے اپنے طور پر اسلام پھیلانے کی کوشش کی مگر زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔ 1917ء میں یہ نئے مسلمان رحلت فرماگئے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے ایک پیرو مہدی آپاہ نے مسلمانوں کی سربراہی شروع کی۔

1920ء میں ایک ابتدائی مسلمان یوسف نیار کو نے ایک خواب دیکھا کہ وہ چند سفید فام لوگوں کے ساتھ نماز ادا کررہا ہے۔اس واقعہ کے بعد نائیجیریا کے ایک مسلمان عبدالرحمان پیدرو نے اس امر کی تصدیق کی کہ قادیان کے مرکز سے سفید فام مربیان بھیجے جاتے ہیں۔سالٹ پانڈ کے اس باشندے نے مہدی آپاہ سے کہہ کر ایک خط حضرت مصلح موعود کو روانہ کیا کہ افریقہ میں مربیان اور معلمین بھجوائے جائیں۔حضور اقدس نے اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے اس مقصد کے لئے حضرت عبدالرحیم نیّر صاحب کا انتخاب کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ لندن سے غانا تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضرت نیّر صاحب مارچ 1921ء میں بذریعہ جہاز سالٹ پانڈ کی بندرگاہ پر پہنچے جہاں عبدالرحمان پیدرو صاحب نے آپ کا استقبال کیا۔اگلے روز ان کی ملاقات چیف مہدی آپاہ سے اکرافو میں ہوئی۔ اسی رات مہدی آپاہ نے ایک مبارک خواب دیکھا کہ براعظم افریقہ کو منور کرے گا۔ اگلے روز حضرت مسیح موعود کے ایک غلام حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب تشریف لائے۔مہدی آپاہ نے ان سے کہا کہ میں 45 سال سے مسلمان ہوں اور یہ فانٹی قبیلہ کے لوگ اسلام لائے۔لیکن مجھے فکر ہے کہ میری وفات کے بعد یہ لوگ دین سے وابستہ رہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ تشریف لائے ہیں اب یہ سب آپ کے حوالے ہیں۔حضرت نیر صاحب مرحوم نے تفصیل سے امام مہدی کی آمد اور جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور حاضرین کو مندرجہ ذیل نصائح فرمائیں

1۔پنجوقتہ نماز کا اہتمام کریں۔
2۔خواتین اپنی زینت کو ڈھانپیں۔
3۔چندہ جمع کرکے بیت الذکر بنائیں۔

ان لوگوں نے ایک دن کی مہلت مانگی کہ وہ اس پر غور کریں۔اگلے دن خدا کے فضل سے یہ مژدہ جانفزا سنایا گیا کہ تمام قبیلہ کے کم وبیش 5 ہزار افراد نے زمانہ کے امام کو پہچانا اور بیعت کرکے شامل احمدیت ہوگئے۔ حضرت نیّر صاحب نے یہ خبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بذریعہ تار بھجوائی۔حضور اقدس نے اس پر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ الفضل کی جلّی سرخیوں کے ساتھ یہ خبر الم نشرح ہوئی۔خواجہ حسن نظامی نے اس پر خوش آئند تبصرہ فرمایا۔ یہ تھی اس انقلاب کی مبارک ابتدا جس کی جھلک حضرت خلیفہ اوّل کو دکھائی گئی اور جس کی تحریک خلیفہ ثانی کے قلب اطہر میں ڈالی گئی اور ادھر الٰہی ہاتھ نے جملہ انتظامات الہام یَنْصُرُكَ رِجَالٌ کے زیر اہتمام فرما دیئے۔ الغرض سرزمین افریقہ کا مغربی ساحل بھی بلالی روح سے بیدار ہوگیا۔

غانا میں تعارف احمدیت کی ابتدائی تاریخ میں اشانٹی کے علاقہ میں نفوذ کی داستان ایک اور عظیم الٰہی معجزہ ہے۔

1922ء: حضرت نیّر صاحب اشانٹی ریجن میں تشریف لائے ان کا استقبال مالم صادق صاحب نے کماسی میں کیا اور نیّر صاحب ان ہی کی قیام گاہ پر مقیم ہوئے۔ کماسی کے ایک شخص بنام Papa Kofidwamal 1910ء میں عیسائی ہوئے تھے۔انہوں نے اپنے دو بھائیوں کی مدد سے ایک زرعی علاقہ زمین کوکو (Coco) کی کاشت کے لئے خریدا۔انہوں نے اس علاقے میں رہائش اختیار کر لی۔وہ چند دن کے لئے اپنے مکان سے لاپتہ ہوگئے مگر چند روز بعد خود ہی واپس آگئے۔انہوں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے ان سے کہا کہ مومنوں کی طرح عبادت کرو۔ایک دوسرے شہر سے ایک مومن نے آکر ان کو نماز سکھائی۔ اس مرد خدا نے کئی پیشگوئیاں کیں جس میں سے چند ایک قارئین کے افادہ کے لئے تحریر ہیں۔

1۔امام مہدی آچکے ہیں۔
2۔بیرونی ممالک میں سے ایک ہلکی رنگت کے افراد یہاں دعوت الی اللہ کریں گے۔
3۔امام مہدی اس زمانے کے چاند ہیں اور ان کی لطیف روشنی میں دنیا امن کا گہوارہ بنے گی۔

اس بنا پر انہوں نے ایک چاندی کا ہلال بنوایا جو وہ اپنی پگڑی پر باندھتے تھے۔ اس کے علاوہ کئی اور پیشگوئیاں مغربی افریقہ کے خطہ کے بارے میں کیں۔ ان کی جملہ پیشگوئیاں پوری ہوگئیں۔ انہوں نے دو بیوت تعمیر کیں۔ان میں سے ایک کا افتتاح حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔

الغرض یہ دوسری مثال ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کے لئے آسمانی تحریکات فرمائیں اور افریقہ میں احمدیت کا نفوذ ممکن ہوسکا۔

1920ء: میں مومن کورے صاحب نے وا (Wa) شہر میں احمدیت قبول کی۔اس سال حکیم فضل الرحمان صاحب کی مساعی سے تعلیم الاسلام ہائی سکول

جاری ہوا اور جماعت کے امراء سے چندہ لے کر اس کی عمارت مکمل کی۔ شہر کے وسط میں غیر از جماعت سے ایک مناظرہ ہوا جس میں جماعت کو کامیابی نصیب ہوئی۔ اسی سال یکم اکتوبر کو الحاج نذیر احمد علی مرحوم غانا بھجوائے گئے۔ ان کی دعوت الی اللہ سے وا ریجن میں کئی خاندانوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ انہوں نے غانا کے جملہ شمالی علاقوں میں پیغام حق پہنچایا۔

1931ء: کے سال حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کو دوبارہ غانا بھجوایا گیا۔ آپ کے دور میں یہاں مشن ہاؤس قائم ہوا۔

1931ء: میں یکم مئی سے مولوی نذیر احمد علی صاحب اور مولوی نذیر احمد مبشر صاحب نے گولڈ کوسٹ مشن کا چارج لیا ایک سال بعد مولوی نذیر احمد علی کو سیرالیون بھجوا دیا گیا اور نذیر احمد مبشر صاحب غانا میں بطور امیر فرائض سرانجام دیتے رہے آپ نے نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کی مساعی جمیلہ کو سراہتے ہوئے فرمایا:۔

''افریقی عوام میں بیداری کے جو سامان پیدا ہوئے ہیں ان میں مولوی نذیر احمد کو اس عمارت کی ایک بنیادی اینٹ کی سعادت حاصل ہوئی''۔

(الفضل 15 جنوری 1947ء)

حضرت مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کو 1936ء سے 1961ء تک دعوت الی اللہ کا موقع ملا۔

1950ء: میں کماسی میں سب سے پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی شہر میں کھولا گیا۔

مانچسٹر گارڈین نے احمدیہ جماعت کی دینی مساعی پر یوں تبصرہ کیا۔

''مالکیوں کے علاوہ (مومنوں) کا ایک اور فرقہ جماعت احمدیہ بھی ہے جو اپنی دینی مساعی کے لحاظ سے مشہور ہے۔ اس کا مرکز پاکستان میں ہے۔ یہ جماعت تیزی کے ساتھ ترقی کے راستہ پر گامزن ہے۔ عیسائی اور مشرکین دونوں میں سے لوگ جوق در جوق اس میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس جماعت کی ترقی کی رفتار کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ 1931ء میں اس کے ممبروں کی تعداد تین ہزار ایک سو تھی جبکہ 1948ء میں یہ تعداد بائیس ہزار پانچ سو بہتر تک پہنچ چکی ہے۔ احمدیہ مشن کو نمایاں کامیابی میں اس کی تعلیمی سرگرمیوں کا بھی دخل ہے جس میں ثانوی تعلیم بھی شامل ہے۔ ان کی مساعی کو مغربی افریقہ کے تمام علاقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے۔

(''اشاعت اسلام اور ہماری ذمہ داریاں'' از مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ۔ صفحہ 22)

غانا کی وزیٹر بک میں یہ بھی درج ملے گا۔ غانا کے ڈپٹی اسپیکر الحاج یعقوب نے لکھا:۔

''یہ امر ہمارے مشاہدہ میں آیا ہے اگر احمدیت (دین حق) کے احیاء اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی جدوجہد نہ کرتی تو دین مادیات کے تھپیڑوں میں کبھی کا دب چکا ہوتا۔ میں چشم دید گواہ ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں دین دنیا کے مختلف ممالک میں سربلندی حاصل کر رہا ہے اور یہ کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ اس دور کی انسانی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ (دین حق) کی نشاۃ ثانیہ ہے''۔

(احمدیہ مشن سالٹ پانڈ کی وزیٹر بک 1953ء)

حضرت مسیح پاک نے کیا خوب فرمایا

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ
رَحِیْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ

'اس گہری تاریکی میں خدائے کریم و رحیم نے مجھے اس زمانہ کے نور کی حیثیت سے مبعوث کیا ہے۔

1962ء میں مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب بطور مشنری انچارج تشریف لائے اسی اثناء میں کراچی سے مکرم مولانا عبد المالک خان مرحوم اور مکرم مولوی عبد الحمید صاحب دعوت الی اللہ کے لئے غانا بھیجے گئے۔ مکرم کلیم صاحب صدر مقام سالٹ پانڈ اور مولوی عبد المالک صاحب کماسی ریجن میں تشریف لائے۔ مولوی عبد المالک خان صاحب کی تین سالہ مساعی جمیلہ سے 1300 افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے آپ ناسازی طبع کے باعث تین سال کے بعد واپس وطن تشریف لے آئے۔ مولوی عبد الحمید صاحب آنریری مربی کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ان ہی دنوں کماسی مشن ہاؤس کے لئے گرانقدر عطیات وصول کرنے کا اہم کام بھی شامل تھا۔ آپ نے تربیت یافتہ ایک لڑکے بعمر 13 سال جناب یوسف یاسن صاحب نے وقف کیا اور جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مختلف مقامات بشمول برازیل میں خدمات انجام دیں اور آجکل غانا کے نائب امیر ہیں۔

خوش نصیب ہیں یہ بزرگان جنہوں نے خدمت دین میں ایک اعلیٰ معیار قائم کئے۔ 1952ء میں مولانا صاحب موصوف نے کراچی میں رئیس المربیان کا محترم اعزاز حضرت خلیفہ ثانی سے حاصل کیا اور غانا سے واپسی پر اپنے محترم والد بزرگوار کے نقش قدم پر جماعت کے ناظر اصلاح وارشاد کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہو کر اسی کام میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

1970ء: اس سال پہلی مرتبہ کسی خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم سرزمین افریقہ میں پڑے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مغربی افریقن ممالک کا دورہ کیا 18 اپریل سے 26 اپریل تک کے اس دورے میں ایک عظیم تحریک نصرت جہاں لیپ فارورڈ سکیم اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے جاری فرمائی۔ اس سکیم کے زیر اہتمام غانا میں چھ سکول کھولے گئے۔ ایسوکور، فومنا، سلاگا، ایسارچر، پوٹسن اور وا کے شہروں کے یہ سکول 1980ء تک جماعت کے بجٹ کا حصہ رہے اور 1980ء میں گورنمنٹ نے ان کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

ان تعلیمی اداروں سے حکومت کے متعدد ارکان نے تعلیم حاصل کی اور آج حکومت گھانا کی خدمت کر رہے ہیں

1977ء: میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو نصرت جہاں سکیم میں بطور مشنری بھجوایا آپ نے سلاگا سے سکول کی خدمات شروع کیں اس کے بعد ایسارچر کے سکول میں بطور پرنسپل خدمات کی توفیق پائی۔ دو سال کے لئے آپ احمدیہ ایگریکلچرل فارم کے مینیجر رہے اور اس دور میں آپ نے غانا میں گندم کاشت کے تجربات کئے جو خدا کے فضل سے بہت کامیاب ہوئے۔

1980ء: میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دوسری مرتبہ دورۂ افریقہ کے دوران غانا تشریف لائے آپ کا یہ دورہ 24 اگست سے 29 اگست 1980ء تک جاری رہا اس دورے میں غانا کے صدر نے دو مرتبہ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور حضرت اقدس کا نہایت والہانہ استقبال کیا گیا۔ باوجود موسلا دھار بارش کے دوران احباب جماعت ساکت مورتیوں کی طرح حضور اقدس کے ایڈریس کو سنتے رہے اور اوپر سے نیچے تک پانی سے شرابور ہونے کے باوجود کوئی جنبش نہ کی۔ اس سے ان کے اخلاص ومحبت اور خلافتِ احمدیہ سے بے پناہ عشق کی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے

1984ء: میں احمدیہ ہومیوپیتھک کلینک کا اجراء ہوا۔

1988ء: میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تاریخی سفر پر غانا تشریف لائے۔ یہ دورہ 5 فروری سے 13 فروری تک جاری رہا اور حضور نے 13 مقامات کا دورہ کیا چار مجالس عرفان منعقد ہوئیں اور 14 تقاریر سے احباب جماعت کو استفادہ کا موقعہ ملا۔ اس دورہ میں حضور اقدس نے جماعت کے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

2004ء: میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 14 مارچ سے 21 مارچ تک پہلی مرتبہ غانا کا دورہ بحیثیت خلیفۃ المسیح کے فرمایا۔ اس دورہ میں 14-13 مقامات کا دورہ کیا متعدد بیوت کا افتتاح کیا یا سنگ بنیاد رکھا اور بستان احمد میں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔

2008ء: میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خلافت جوبلی کی تقریبات میں سب سے پہلے غانا کا دورہ فرمایا اور وہاں کے جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا جس میں لگ بھگ ایک لاکھ افراد جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مختلف ممالک سے آئے۔ جلسہ میں صدر مملکت گھانا اور نائب صدر مملکت اور متعدد اہم شخصیات نے شمولیت کی۔

❀❀❀❀❀

کینیا (Kenya)
مشرقی افریقہ

1896ء: حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں برٹش گورنمنٹ نے نیروبی سے ممباسہ ریلوے لائن شروع کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس کے لئے ملازمین کی تلاش میں اشتہار دئے۔ اس کی پیروی میں کئی رفقاء نے ملازمت کے لئے درخواستیں دیں۔ کئی درخواستیں منظور ہوگئیں۔ حضرت منشی محمد افضل صاحب اور میاں عبد اللہ صاحب 1896ء میں ممباسہ تشریف لائے۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب بھی تین سال تک ملٹری میں رہے اور بڑی حکمت سے دعوت الی اللہ کرتے رہے۔

1901ء تک مشرقی افریقہ کی جماعت کی تعداد 52 تک پہنچ گئی اور اس طور پر ہندوستان سے باہر یہ سب سے بڑی جماعت تھی۔ ڈاکٹر صاحب تو تین سال کے بعد وطن واپس آ گئے مگر منشی محمد افضل صاحب اور شیخ نور احمد صاحب مزید پانچ سال وہیں رہے اور باوجود مخالفت کے (دعوت الی اللہ) کے میدان میں سرگرم رہے۔

1914ء: خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں کینیا کالونی میں جماعت کے افراد کی آمد کا سلسلہ بڑھ گیا اور دعوت الی اللہ کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا گیا۔ نیروبی میں حضرت معراج دین صاحب، حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحب اور متعدد افراد جماعت نے دیوانہ وار دعوت الی اللہ کی کتوئی، ماگاڈی اور کیسومو میں جماعتیں قائم ہوگئیں۔

1928ء میں نیروبی کونسل نے 3-4 ایکڑ زمین جماعت کو بیوت الذکر کی تعمیر کی غرض سے دی جس پر 1929ء میں تعمیر شروع ہوئی اور 1931ء تک یہ بیت مکمل ہوگئی۔

1934ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے شیخ مبارک احمد صاحب کو کینیا کے پہلے مربی سلسلہ کی حیثیت سے بھجوایا۔ آپ 27 نومبر کو کینیا تشریف لائے

1935ء: محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے آتے ہی لال حسین اختر سے مباحثہ شروع کیا جس میں جماعت کی بڑی نیک نامی ہوئی اور لال حسین اختر پہلے یوگنڈا اور اس کے بعد واپس وطن چلا گیا۔

1936ء: اس سال ایک ماہوار رسالہ "Mapenzi ya Mungu" جاری ہوا جو اب تک جاری ہے۔

1945ء میں مولانا نور الحق صاحب بطور مشنری کینیا تشریف لائے۔

1946ء: اس سال مزید چھ مربیان کو کینیا کے لئے روانہ کیا گیا جن میں میر ضیاء اللہ صاحب، فضل الٰہی بشیر صاحب، سید ولی اللہ شاہ صاحب، عنایت اللہ خلیل صاحب، جلال الدین قمر صاحب اور حکیم محمد ابراہیم صاحب شامل تھے۔ مولانا محمد منور صاحب اور عبد الکریم شرما صاحب کچھ عرصہ کے بعد کینیا تشریف لائے۔

فروری 1961ء میں امریکہ کے مایہ ناز پادری ڈاکٹر بلی گراہم مشرقی افریقہ کے دورہ پر گئے جس کی غیر معمولی تشہیر اور پریس میں اخباری سرخیوں کے ساتھ اس دورہ کی اہمیت واضح کی گئی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے 3 مارچ 1961ء کو ڈاکٹر بلی گراہم کو خط لکھا اور انجیل کے اصولوں کی رو سے بذریعہ دعا لاعلاج مریضوں کو تندرست کرنے کا طریق رکھا اور اس کے مطابق دین حق اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کو للکارا۔ تاریخ احمدیت میں اس واقعہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

''عیسائی حلقوں کی طرف سے ڈاکٹر بلی گراہم کو

مجبور کیا جانے لگا کہ وہ یہ چیلنج قبول کر کے عیسائیت کی سچائی کا ثبوت دیں۔ ورنہ عیسائیت کو سخت زک پہنچے گی۔ مگر وہ آمادہ نہ ہو سکتے تھے اور نہ ہوئے۔ افریقہ کے غیور جماعت نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو مبارک باد دی اور اقرار کیا کہ آپ نے عیسائیت کے بالمقابل دین حق کا جھنڈا خوب بلند رکھا ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 264)

۞ ...... ہیوسٹن کی Rice University کے عمرانیات کے پروفیسر Wiliam Martin شیخ صاحب کے چیلنج اور بلی گراہم کے واضح گریز کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

کینیا میں افریقن احمدیہ مشن کے سربراہ شیخ مبارک احمد نے ایسا زبردست چیلنج دیا کہ ایلیا کے اس چیلنج کی یاد دلاتا ہے جو اس نے کوہ کرمل پر بعل کے پادریوں کو دیا تھا۔

(1 سلاطین باب 18 آیت 20 تا 40)

اپنے خط میں احمدی لیڈر نے گراہم کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ تیس مریض لئے جائیں جن میں سے دس یورپین ہوں، دس ایشین ہوں اور دس افریقن۔ ان مریضوں کے بارہ میں کینیا کے ڈائریکٹر آف میڈیکل سروسز کی تصدیق ہو کہ یہ سب طبی لحاظ سے لاعلاج ہیں۔ یہ مریض بذریعہ قرعہ اندازی احمدی لیڈر اور گراہم میں برابر تقسیم کر دئے جائیں۔ پھر ہر دو اپنے ساتھیوں سمیت اپنے حصہ کے مریضوں کی شفایابی کے لئے خدا سے دعا کریں تا کہ فیصلہ ہو کہ خدا کا فضل اور رحم کس کے ساتھ ہے اور کون اس سے محروم ہے۔ احمد نے کہا کہ اگر گراہم نے یہ تجویز قبول نہ کی تو دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ صرف دین حق ہی وہ دین ہے جو بندے کا خدا سے تعلق قائم کرا سکتا ہے۔

امریکہ کے ایک Pentecoastel گروہ نے گراہم کو تار دی کہ چیلنج قبول کرلو۔ ایلیا کا خدا اب بھی زندہ ہے۔ مگر گراہم نے نہ تو یہ چیلنج قبول کیا اور نہ ہی پریس کے لئے کوئی تبصرہ کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 266)

1988ء: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک ہفتہ کے دورہ پر کینیا تشریف لائے۔

2005ء: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے کینیا کے چالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ 7000 افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ ملک کے نائب وزیر اعظم موبی ایووری (Mubi Awowri) نے بھی جلسہ میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ اور جماعت کی مساعی جمیلہ کی تعریف کی۔ انہوں نے ملک میں جماعت احمدیہ کی 68 بیوت کے قیام پر مبارکباد پیش کی اور حضور انور کا ذاتی شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح نائیواشا (Navaisha) اور نیکورو (Nikoro) میں بیوت کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے Banja بیت کا بھی افتتاح فرمایا اور ایلڈوریٹ (Eldorate) کے مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور تختی کی نقاب کشائی کی۔

۞۞۞۞۞

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب

ریشے دار غذائیں

سرطان کے خطرے کو کم کرتی ہیں

سرطان بڑی آنت (قولون) کا ہو یا کوئی اور درست غذائی عادات اس سلسلے میں بڑا اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ سائنسدان کئی برسوں سے ان ملکوں کا مطالعہ کر رہے ہیں کہ جہاں امریکہ کے مقابلے میں غذا میں ریشے کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، ریشہ زیادہ کھانے والے ان ملکوں میں مرض قلب کے علاوہ بعض قسم کے سرطان کی شرح نمایاں طور پر کم ہے۔ دراصل ریشے کی وجہ سے جسم سے فضلات کے اخراج کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے تحقیق کرنے والوں نے بڑی آنت کی صحت اور بہتر کارکردگی کے پیش نظر قولون کے سرطان اور ریشے کے باہمی تعلق پر غور وخوض کا سلسلہ شروع کیا۔ برطانوی معالج جے باورڈ نے 1811ء میں خیال ظاہر کیا کہ قبض کا مرض واضح طور پر سرطان کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔

اس نظریے کے پیش نظر سائنسدانوں نے غذائی اجزا سے ریشہ حاصل کر کے اسے لوگوں کی غذا ضمیمے یا اضافے کے طور پر شامل کر کے اس کے نتائج کا جائزہ لیا، لیکن اندازہ ہوا کہ صرف ریشے کا استعمال بڑی آنت کو سرطان سے محفوظ نہیں رکھتا۔

1997ء میں 16 سائنسدانوں کے ایک پینل نے امریکن انسٹیٹیوٹ آف کینسر ریسرچ کی جانب سے ریشے کے بارے میں اس وقت تک فراہم تمام تحقیق اور قولون کے سرطان کی تفصیلات کا جائزہ لیا۔ انہیں اس سلسلے میں ریشے اور سرطان کے باہمی تعلق کے بارے میں یہ کمزور تعلق ضرور ملا کہ اس سے قولون اور مقعد کے سرطان کی شرح کم ہو سکتی ہے۔ اس وقت سے اب تک دو ہزار ایسے مطالعوں پر مبنی جو رپورٹ چھپی ہے، اس سے بھی ریشے کے موثر مانع سرطان ہونے کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

لیکن خالص ریشے کے برخلاف پھلوں اور سبزیوں کے ریشوں کے استعمال سے سرطان کی دونوں قسموں سے تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔ سرطان کے امریکی ادارے نے اس کی روشنی میں تمام دیگر تحقیقی جائزوں کے مطالعے کے بعد تسلیم کیا کہ ریشے دار سبزیوں کے استعمال سے سرطان سے تحفظ کی جو شہادتیں یا ثبوت ملے ہیں، وہ تسلیم کی جا سکتی ہیں۔

ماہرین کا یہ فیصلہ حیرت انگیز نہیں ہے۔ سبزیوں کا ریشہ ہی نہیں ان میں موجود حیاتین، معدنی نمکیات اور نباتاتی کیمیکلز بھی کئی طرح سے سرطان کا خطرہ کم کر دیتے ہیں۔ سائنسدان اب تسلیم کرتے ہیں کہ ریشے کے ساتھ ان اہم غذائی اجزا کے شامل ہونے سے اس کی تاثیر بہت بڑھ جاتی ہے۔ صرف ریشے کے مقابلے میں ان کی افادیت مل کر بہت سود مند ثابت ہوتی ہے۔

حال ہی میں دو اہم سائنسی مطالعے شائع ہوئے ہیں، جن میں سبزیوں کی سرطان روکنے کی صلاحیت پر بحث کی گئی ہے۔ ان دونوں کی بڑی تشہیر بھی ہوئی۔ تاہم یہ بات بڑی اہم ہے کہ دونوں مطالعوں میں شامل افراد ایک دن میں پانچ یا زیادہ سبزیاں اور پھل کھانے میں ناکام رہے۔ ایک سلاد یا ایک سیب روزانہ کھانے سے سرطان کا خطرہ نہیں ٹل سکتا، لیکن امریکی سرطان ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ماہرین کا اصرار ہے کہ دن میں پانچ یا ان سے زیادہ سبزیاں اور پھل کھانے سے یہ تحفظ حاصل ہو سکتا ہے، اس لئے اگر آپ صرف ریشے سے سرطان کی ڈھال کا کام لینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس کے علاوہ قسم قسم کی تازہ سبزیاں اور پھل دل کھول کر کھائیے۔ سبزیاں اور پھلوں کا ریشہ سرطان قولون کے علاوہ آپ کو مرض قلب، ذیابیطس اور مٹاپا سے بھی محفوظ رکھے گا۔ یہی نہیں آپ قبض، بواسیر اور عطفیت قولون (Diverticulosis) سے بھی محفوظ رہیں گے۔

ایک وقت میں کھائی جانے والی سبزیاں اور پھل تقریباً ایک سیب یا بھی ڈیڑھ کپ اناس کے ٹکڑوں یا آدھی پیالی کشمش کے برابر ہوتے ہیں۔

آنتوں کی چستی کافی مقدار میں ریشے کی علامت ہوگی۔ یہ نہ ہونے کی صورت میں اپنی غذا سے کیک، پیسٹری، بسکٹ وغیرہ کم کر کے سیب، امرود اور دیگر پھلوں کو دیجیے۔ اسی طرح گوشت کی مقدار کم کر کے سبزیاں، ثابت بھنے، ابلے یا پسے اناج اور پھلیاں ہر کھانے کے ساتھ کھائیے۔

ایک بار پھر ذہن نشین رہے کہ محض ریشے سے سرطان کو روکا نہیں جا سکتا، بلکہ اس کے مقابلے میں ریشے دار غذا صحت کے لئے یقیناً بہتر ثابت ہوتی ہے۔

یاد رکھیے:

☆ غذائی ریشے کی وجہ سے جسم میں غذائیت کے جذب ہونے کا عمل سست ہو جاتا ہے، اس طرح خون میں شکر اور انسولین کی سطح مناسب اور ایک سطح پر رہتی ہے اور بھوک بھی دیر سے لگتی ہے۔

☆ غذائی ریشے سے غذا سے خون میں کولیسٹرول کے جذب ہونے کا عمل بلکہ پیدا ہونے کا سلسلہ بھی سست ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں آپ کے قلب اور شریانوں کا نظام محفوظ رہتا ہے۔

☆ ریشہ ہضم کرنے کی کوشش میں قولون میں ایسے اجزا پیدا ہوتے ہیں، جو قولون کے اندرونی استر یا سطح پر خلیات کی تیاری کو باقاعدہ رکھتے ہیں۔ یہ ایک صحت بخش عمل ہوتا ہے، اس کے برخلاف سرطانی خلیات بے تحاشا بڑھ کر بے قابو ہو جاتے ہیں۔

☆ ریشہ نقصان دہ صفراوی تیزاب جمع اور جذب کر کے قولون کو محفوظ رکھتا ہے۔

☆ ریشے کی وجہ سے اجابت کا حجم اور وزن بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح اس میں مضر اجزا کے شامل ہونے کے بعد بذریعہ اجابت ان کے اخراج کی رفتار بڑھ جاتی ہے، یوں قبض دور ہو جاتا ہے۔

☆ ریشے کی شفا بخشی کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اسے 35 گرام سے زیادہ مقدار میں کھایا جائے۔ زیادہ ریشہ بعض اہم جوہر، حیاتین وغیرہ کے ہضم و جذب میں رکاوٹ کا سبب تو بنتا ہی ہے، اس کی وجہ سے پیٹ میں گیس زیادہ بنتی ہے۔ زیادہ ریشے کے ساتھ پانی کم پینے کی وجہ سے اجابت بہت سخت ہو جاتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ کھانوں کے درمیان پانی زیادہ پیا جائے کم از کم آٹھ گلاس پانی پینے کو اپنا معمول بنالیجیے۔

سرطان سے بچنے کے لئے آپ کے کھانے کی پلیٹ میں دو تہائی یا اس سے زیادہ مقدار سبزیوں اور پھلوں، ثابت اناج پھلیوں کی اور ایک تہائی یا اس سے کم مقدار میں روکھا گوشت اور دودھ سے بنی اشیاء ہونی چاہئیں۔

یہ غذائیں اور ان کی یہ مقدار یقیناً سرطان کے علاوہ آپ کو قلب اور شریانوں کے امراض سے محفوظ رکھیں گی۔ اس غذا میں حرارے کم، حیاتین اور معدنی نمک زیادہ ہوں گے۔ اس غذا سے آپ کی توانائی بڑھے گی اور آپ اچھی صحت کے مزے بھی پائیں گے۔

1۔ قسم قسم کی نباتاتی غذائیں کھائیے۔
2۔ سبزیاں اور پھل خوب کھائیے۔
3۔ وزن معمول کی سطح پر رکھیے اور جسمانی طور پر فعال اور سرگرم رہیے۔
4۔ کم چکنائی اور نمک والی غذائیں کھائیے۔
5۔ کھانے احتیاط سے تیار کیجیے اور محفوظ رکھیے۔

۞۞۞۞۞

مکرم رانا منظور احمد صاحب

عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے

حضرت مسیح موعود نے آسمانی انکشاف کے مطابق اپنی کتاب ''منن الرحمٰن'' کے آغاز میں ہی دوسرے صفحہ پر تحریر فرمایا ہے۔

''یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان (عربی) نہ صرف ام الالسنہ ہے۔ بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں''

(منن الرحمٰن روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 129)

یعرب بن قحطان کو پہلا عربی بولنے والا شخص قرار دیا جاتا ہے۔ اس کا ماخذ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ''مزھر'' ص 32 ہے۔

اس حوالہ کو حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب نے زبان کے آغاز اور ارتقاء کے بارے میں علماء اور ائمہ لغت عرب کے اقوال و آراء کے ضمن میں اپنی کتاب ''مضامین مظہر'' ص 135-134 پر درج فرمایا ہے۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں انس بن مالکؓ سے یہ موقوف روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بابل میں جہان بھر کے لوگوں کو جمع کیا۔ تو ان کی طرف ایک خاص ہوا بھیجی۔ اس پر وہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور سوچنے لگے کہ انہیں کیوں اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس پر ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ وہ لوگ جو مغرب کو دائیں اور مشرق کو اپنے بائیں رکھ کر سیدھے بیت حرام کی طرف جائیں گے۔ ان کو آسمان والوں کی زبان ملے گی۔ اس پر یعرب بن قحطان کھڑا ہو گیا۔ اسے کہا گیا اے یعرب بن قحطان بن ہود تو ہی اس بات کا مستحق ہے۔ کہ تجھے اس زبان کا شرف ملے۔ چنانچہ یہ پہلا شخص تھا۔ جس نے فصیح و بلیغ عربی زبان استعمال کی۔ اسی طرح آواز دینے والا آواز دیتا رہا۔ کہ جس نے ایسا ایسا کیا اس کو فلاں زبان ملے گی۔ یہاں تک کہ 72 زبانیں لوگوں کو دی گئیں اور اس پر یہ آواز ختم ہو گئی اور لوگوں میں اضطراب پیدا ہوا۔ اس لئے اس جگہ کا نام بابل رکھا گیا۔ اس زمانے میں اس علاقے کی زبان بابلی تھی۔'' (مزھر ص:32)

اس حوالہ میں لوگوں کے بابل شہر میں جمع ہونے اور ایک پکارنے والے کی آواز کے مطابق مختلف سمتوں میں جانے والوں کے مختلف زبانیں حاصل کر کے چلے جانے کا ذکر ہے۔ نیز سیدھے بیت حرام کی طرف جانے والوں کو آسمان والوں کی زبان ملنے کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے (جیسا کہ مسیح موعود کے پیش فرمودہ اگلے حوالہ سے ظاہر ہے) کہ آل ھود کی زبان پہلے سے عربی ہی تھی۔

اسی حوالہ پر انحصار کر کے یعرب بن قحطان کو پہلا عربی بولنے والا شخص قرار دیا جاتا ہے۔

عربی زبان ام الالسنہ اور اولین زبان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

''عیسائیوں اور یہودیوں کو تو ضرور یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ ام الالسنہ عربی ہے۔ کیونکہ توریت کی نص صریح سے یہ بات ثابت ہے کہ ابتداء میں بولی ایک ہی تھی۔ پھر خدا تعالیٰ نے بمقام بابل ان میں اختلاف ڈال دیا دیکھو تورات۔ پیدائش باب 11۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 135)

''پس اس سے توریت کے بیان کا ماحصل یہی نکلا کہ تمام زبانوں کی ماں عربی ہے......''

تاریخ ابن عساکر اور توریت کے بیان میں لوگوں کے بابل میں جمع ہونے کی توضیح بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا

''جبکہ بموجب آیت اول۔ گیارھویں باب پیدائش کے کل دنیا کی بولی ایک ہی تھی تو پھر یہ بیہودہ خیال ہو گا کہ ہم ایسا سمجھیں کہ کل بنی آدم اپنی اپنی ولایتوں سے کوچ کر کے بابل میں ہی آ ٹھہرے تھے اور اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں انہوں نے اپنی ولایتوں کو چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ نوح کے طوفان کے بعد خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ بہت جلد دنیا اپنی توالد و تناسل میں ترقی کر لے۔ .... تب وہ بہت بڑھے اور پھولے............ تب بعض قوموں نے اپنے ملک میں گنجائش کم دیکھ کر............ بابل کی زمین (کی طرف) حرکت کی اور اس جگہ آ کر اس شہر کو آباد کیا...... پھر (بوجہ) کثرت دوسرے شہروں کی طرف متفرق ہو گئے اور تمام دنیا میں بولیوں کا تفرقہ پڑنے کا موجب ہوئے''۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 136)

حضرت مسیح موعود نے دوسری زبانوں کے تعلق میں فرمایا ہے:

''دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں۔ بلکہ وہ تمام اسی پاک زبان سے بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اسی کے ذریات ہیں۔ اس لئے یہ کچھ نامناسب نہیں تھا کہ ان زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں''

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 135)

زبانوں کے اختلاف کے بارے میں فرمایا:۔

''یہ اختلاف یونہی بے قاعدہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک طبعی قاعدہ کے نیچے تھا۔ سو جس قدر قاعدہ نے تقاضا کیا اسی قدر اختلاف بھی ہوا''

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 135)

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر منن الرحمٰن میں وہ اصول و قواعد بھی درج فرمائے ہیں جن کے ذریعہ سے زبانوں کا عربی الاصل ہونا ثابت ہو جائے اور یہ اصول و قواعد علم اللسان کی روشنی میں بھی مسلمہ ہیں۔

عربی کو ام الالسنہ ثابت کرنے کا عزم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

آپ نے اس انکشاف کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ایسے اصول مدون کئے جن سے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ فی الواقع عربی زبان ہی ام الالسنہ اور الہامی زبان ہے اور باقی کوئی زبان ام الالسنہ کہلانے کی مستحق نہیں۔ آپ نے اس تحقیق کے متعلق ایک کتاب بھی لکھنی چاہی جو افسوس کہ نامکمل رہ گئی مگر اصل الاصول آپ نے اس میں بیان کر دیئے جن کو پھیلا کر اس امر کو دنیا کے ذہن نشین کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میرا منشاء ہے کہ ان اصول کے ماتحت جو آپ نے تجویز کئے ہیں اور اس علم کے مطابق جو آپ نے اس کتاب میں مخفی رکھا ہے ایک کتاب تصنیف کروں جس میں بوضاحت آپ کے بیان کردہ دعوے کو ثابت کروں اور اہل یورپ کے تیار کردہ علم اللسان سے جو اس دعوے کی تائید ہوتی ہے وہ بھی بیان کروں اور جہاں اہل یورپ نے ٹھوکر کھائی ہے اس کو بھی کھول دوں۔ یہ تحقیق عربی زبان کے مطابق ایک ایسی بے نظیر تحقیق ہے کہ دنیا کے نقطۂ نظر کو (دین) کے مطابق بالکل بدل دے گی اور (۔) کو بہت بڑی شوکت اس سے حاصل ہو گی۔

(دعوت الامیر۔ انوار العلوم جلد 7 ص 506)

مگر آپ کا یہ بابرکت عزم بوجوہ تکمیل پذیر نہ ہو سکا اور یہ سعادت حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے حصہ میں آئی جنہوں نے منن الرحمٰن سے راہنمائی حاصل کر کے دنیا کی 51 زبانوں کی پوری کی پوری ڈکشنریوں کے الفاظ کو عربی مادوں سے نکلے ہوئے ثابت کر کے حضرت مسیح موعود کے دعوے اور تحقیق کو پایۂ ثبوت پہنچا دیا۔

دیگر زبانوں کو الہامی سمجھنے والوں کا انجام

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

(الف) ''ضرور ہے کہ اس سچائی کے کھلنے سے ان تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر آریہ قوم میں جن کے زعم باطل میں یہ ہے کہ انہیں کی زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے اور وہی نہایت کامل اور الہامی اور ام الالسنہ ہے۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 130)

(ب) ''ہماری کتاب منن الرحمٰن عنقریب دیار و امصار میں اشاعت پذیر ہو جائے گی اور اس روز منکروں کے مونہہ سیاہ ہو جائیں گے''

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 ص 251-252)

اس انقلاب آفرین آسمانی انکشاف کی حکمت حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ان حالات میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیا جانا کہ اصل میں عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے ایک قابل حیرت انکشاف تھا، مگر قرآن کریم پر تدبر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ انکشاف قرآن کریم کی تعلیم کے بالکل مطابق تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو ساری دنیا کی طرف نازل ہونا تھا اسی زبان میں نازل ہونا چاہئے تھا جو سب سے ابتدائی زبان ہونے کے لحاظ سے ساری دنیا کی زبان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے............ (ابراہیم ع 1) ہم کوئی رسول نہیں بھیجتے مگر اسی زبان میں اس پر کتاب نازل کرتے ہیں جو ان لوگوں کی زبان ہوتی ہے جن کی طرف وہ مبعوث ہوا ہو۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تو آپؐ کی طرف اسی زبان میں کلام نازل ہونا چاہئے تھا جو بوجہ ام الالسنہ ہونے کے ساری دنیا کی زبان کہلا سکے اور چونکہ آپؐ پر عربی زبان میں کلام نازل ہوا ہے اس لئے عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے۔

(دعوت الامیر۔ انوار العلوم جلد 7 ص 506)

بالفاظ دیگر حتمی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ سب زبانیں عربی کی ہی بدلی ہوئی شکلیں ہیں اور ساری دنیا کی زبان عربی ہی ہے اور سورۃ ابراہیم کی محولہ بالا آیت شریفہ کے مطابق عربی بولنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم فی الحقیقت ساری دنیا کے لئے رسول ہیں۔

عربی زبان کی خوبی

حضرت مسیح موعود نے عربی زبان کی ایک خوبی کا منن الرحمٰن میں ذکر فرمایا ہے وہ یوں درج ہے:۔

''ایسا ہی اس کے بعض لفظ صرف ایک حرف کے ہونے کے باوجود ایسے لمبے معانی رکھتے ہیں۔ جنہیں سن کر حیرت ہوتی ہے''۔

یہ الفاظ ہیں۔ صرف حروف تہجی نہیں ہیں۔ مثلاً فِ وفا کر۔ قِ نگہ رکھ۔ لِ نزدیک ہو۔ عِ یاد کر۔ اِ وعدہ کر۔ خِ نہ آہستہ چل اور نہ جلدی کر بلکہ میانہ روی اختیار کر۔ ھِ پھٹ جا کمزور ہو جا۔ دِ خون بہا دے۔ رِ بھڑک اور روشن ہو اور آتش زنہ سے نکل اور گندہ ہو جا۔ شِ اپنے کپڑا کو منقش کر۔ نِ سست ہو جا۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 133)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ مکرم ڈاکٹر رشید الدین صاحب صدر جماعت چک 55/2L ضلع اوکاڑہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ قانتہ اسداللہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری اسداللہ باجوہ صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم فرخ شعیب فرحت قیصرانی صاحب ولد مکرم فرحت الحسین قیصرانی صاحب کے ہمراہ مورخہ 17 /اگست 2008ء کو مبلغ 5 لاکھ روپے حق مہر پر کیا گیا۔ ان کی تقریب رخصتانہ مورخہ 22 مارچ 2009ء کو ہوئی مکرمہ قانتہ اسد باجوہ صاحبہ مکرم چوہدری نصراللہ خان صاحب باجوہ کی پوتی اور مکرم کیپٹن چوہدری اکبر ساہی صاحب آف قادر آباد کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مکرم فرخ شعیب صاحب مکرم امیر محمد قیصرانی صاحب کے پوتے، مکرم چوہدری نذیر احمد کاہلوں صاحب کے نواسے اور حضرت امام بخش قیصرانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ احمدیت کے لئے اور ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

افسوسناک حادثہ

۞ مکرم محمد ادریس بشیر صاحب سیکرٹری وقف نو رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم احمد جمال واقف نو ولد مکرم محمد محسن صاحب مورخہ 20 مئی 2009ء کو سر میں گولی لگنے کی وجہ سے وفات پا گیا۔ مرحوم کی عمر 19 سال تھی اور میٹرک کا امتحان دیا ہوا تھا۔ عزیزم نہایت شریف النفس، نیک، محلّہ کے واقفین نو بچوں کا سائق، نظام وصیت میں شامل اور نمازوں کا پابند تھا مورخہ 20 مئی 2009ء کو بعد نماز مغرب صدر صاحب محلّہ محترم عبدالرشید اٹھوال صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تدفین امانتاً عام قبرستان میں ہوئی بعد تدفین دعا محترم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے کروائی۔ عزیزم کے والد صاحب 12 سال قبل جوانی میں وفات پا گئے تھے۔ عزیزم نے اپنے پیچھے والدہ کے علاوہ دو بھائی اور دو بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ گائنی فضل عمر ہسپتال ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆ ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال

☆ الٹراساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال

☆ رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy

☆ مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن کے علاج

☆ بچہ دانی کی اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy

☆ دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کیلئے CTG کی سہولت

☆ گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے مؤثر طور پر علیحدہ انتظام

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مورچری کی سہولت

۞ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری (Mortuary) یعنی میت کیلئے سردخانہ کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت / صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے یہ سہولت استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس بارہ میں استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

www.foh-rabwah.org

Tel:6213970,6213909,6211373
6212659

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ترجمہ قرآن کریم کی کلاسز سننے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک منفرد کارنامہ ایم ٹی اے پر سارے قرآن کا ترجمہ اور تفسیری وضاحتیں تھیں جو 305 گھنٹے کی آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ کی شکل میں موجود ہیں اور قرآن سیکھنے اور سمجھنے کے لئے عظیم تحفہ ہے۔ حضور نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ ان کلاسوں سے استفادہ کرے اور اگر ایم ٹی اے پر سننا ممکن نہیں تو اس کی ویڈیو کیسٹس کا استعمال کیا جائے۔ خطبہ جمعہ 19 جون 1998ء میں حضور نے فرمایا:۔

آجکل میں بہت زور دے رہا ہوں کہ خصوصاً بچوں کو قرآن کریم پڑھنا لکھنا سکھایا جائے اور اس کے معانی بھی ساتھ ساتھ سکھائے جائیں۔ اکثر لوگ جو ناظرہ پڑھا دیتے ہیں وہ کافی نہیں ہے۔ اگر ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ آپ اس کے معانی بھی کچھ سکھاتے چلے جائیں تو قرآن کریم سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے۔ اب مجھے علم نہیں کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو میری قرآن کریم کی کلاس کو غور سے سنتے ہیں یا سن سکتے ہیں یا ان تک پہنچتی بھی ہے کہ نہیں۔ مگر اس کلاس میں جو آنے والے ہیں ان میں کم علم عورتیں بھی ہیں، بڑے بڑے صاحب علم مرد بھی ہیں لیکن جب قرآن کریم کو سمجھا کر پڑھایا جائے تو اس سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے، آدمی رک ہی نہیں سکتا محبت کئے بغیر۔

قرآن کریم پڑھانا اور خشکی یہ دو چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں۔ چنانچہ میں اپنی کلاس کو سمجھاتا ہوں اور بسا اوقات دیکھتا ہوں کہ جب میں قرآن کریم سے فطرت کے رازان کو سمجھاتا ہوں، قرآن کریم نے کن کن رازوں سے پردہ اٹھایا ہے، کیا کیا معرفت کی باتیں کی ہیں، میری نظر اٹھتی ہے تو میں ان کو بھی روتے ہوئے دیکھتا ہوں اور میری اپنی آنکھیں بھی آنسو بہا رہی ہوتی ہیں۔ اب خشک تعلیم سے تو آنسو نہیں جاری ہوا کرتے۔ لازماً اللہ تعالیٰ کی محبت کے چشمے بہہ رہے ہیں قرآن کریم میں اور وہی چشمے ہیں جو سننے والوں کی آنکھوں سے اور سنانے والے کی آنکھوں سے جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود جب قرآن کریم کے متعلق اس کو نعت بیان فرماتے ہیں تو ہرگز ایک ذرہ بھی مبالغہ اس میں نہیں ہے۔

ایسی ایسی معرفت کی باتیں قرآن کریم میں بیان ہیں کہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور اس سے محبت نہ ہو جائے اور اگر قرآن سے محبت ہو جائے تو زندگی کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کو محبت ہوتی ہے ان کی ساری برائیاں دور ہو جاتی ہیں، ان کو ایک نئی زندگی نصیب ہوتی ہے اور بکثرت لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ اگرچہ ہماری اپنی تعلیم زیادہ نہیں تھی مگر قرآن کریم کی کلاس میں بیٹھنے کا موقع ملا اور ہم نے ایک نئی زندگی پائی ہے۔ اب یہی کتاب ایک عام کتاب نہیں ہے جو اسے پڑھتے وقت مشکل ہو، جاگنا مشکل رہے اس کو تو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہی تمام خوابیدہ جذبات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن کی تائید میں اور اس کی حکمتوں کی تائید میں فطرت کا لفظ لفظ بولتا ہے۔۔۔۔۔۔

عجز اور انکساری کے ساتھ قرآن کریم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی ضرورت ہے، اپنا سر جھکا دیں اور غور سے پڑھیں اور آیات کے تسلسل پر غور کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ قرآن کریم کی آیات ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ پہلے انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کس طرح تعلیم مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور ایک بات اگلی بات سے منسلک ہوتی چلی جا رہی ہے یہ ڈوریاں ہیں جو آپس میں بٹی جا رہی ہیں۔

اور اس کا ایک علاج میں آپ کے سامنے یہ رکھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ سننا ممکن نہیں تو غالباً یہاں امریکہ میں ان قرآن کریم کی کلاسز کی ویڈیو ریکارڈنگ ہو چکی ہوگی۔ اگر ہو چکی ہے تو لازماً گھروں کو مہیا کرنی چاہئے۔ یہ بھی کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں کہ کسی ایک وقت ان میں ویڈیوز کو چلا دیا جائے مگر ہر ایک کے اوقات الگ الگ ہیں اور ضروری نہیں کہ ہر روز اس وقت وہ گھر ہی ہو سارا خاندان بھی کہیں سفر پر جا سکتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ان کا ریکارڈ اپنے گھروں میں رکھیں اور ترتیب کے ساتھ آپ سب لوگ مل جل کر بیٹھیں اور سننا شروع کریں۔ اگر اس دس سبق بھی آپ اس طرح پڑھ لیں گے تو پھر آپ کے لئے ان سبقوں سے الگ رہنا ممکن ہی نہیں رہے گا۔ طلب کریں گے کہ کب ہم اگلا سبق شروع کریں مگر پڑھیں اکٹھے اور بچوں کو ساتھ شامل کر کے پڑھیں۔

تو حضرت مسیح موعود نے جو قرآن کریم کے متعلق روحانی دعوت، فرمایا اور مزے مزے کے کھانے بتائے وہ آج بھی مل سکتے ہیں۔ صرف پڑھنے کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں جو قرآن کریم کی محبت ڈالی ہے اس دور میں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی ہدایات پر عمل کروانے میں یہ محبت ضروری تھی اور جب اس کلاس میں آپ قرآن کریم کو پڑھیں گے تو پھر حضرت مسیح موعود کا اصل مقام ظاہر ہوگا۔ کتنے عظیم الشان معلم تھے۔

(الفضل 24 /اگست 1998ء)

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

درخواست دعا

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی جان محترم عطاء الکریم صاحب شاہد واقف زندگی کے کولہے کی ہڈی کا آپریشن لندن کے ہسپتال میں 30 مئی 2009ء کو ہوا تھا۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو گیا ہے لیکن مختلف عوارض کی وجہ سے بہت زیادہ کمزوری ہے جس کی وجہ سے وہ ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی اور فعال بابرکت زندگی کیلئے احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(بقیہ از صفحہ 2)

درج ذیل ہیں۔

☆مکرم ڈاکٹر اظہر جاوید احمد صاحب فیصل آباد

Laparoscopic Cholecystecomy; An Overview of 500 Cases

☆مکرم ڈاکٹر محمد داؤد صاحب لاہور

Paediatric Oesophageal Replacement

☆مکرم ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک صاحب واہ کینٹ

Management of Suicide Bombing Victims at a Hospital Wah Cantt.

☆مکرم پروفیسر حامد حسن صاحب راولپنڈی

Facial Lifting, Face Rejuvenation & other Anti Aging Procedures

دوپہر ساڑھے بارہ بجے میڈیسن کے دوسرے سائنٹیفک سیشن کا آغاز ہوا جس کے چیئر پرسنز مکرم ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب کراچی، مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بہاولپور اور مکرم ڈاکٹر راشد احمد صاحب لاہور تھے۔ اس سیشن کے موڈریٹر مکرم ڈاکٹر انوارالدین صاحب ربوہ تھے لیکچرز اور مقررین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب معاذ لاہور

New Therapeutic Approaches for CML

☆مکرم ڈاکٹر انس ربانی صاحب کراچی

Survival Analysis and Prognostic Indicators of SLE in Pakistani Patients

☆مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب اسلام آباد

Avian Influenza Epidemiology, History & Current Threat

☆مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب ربوہ

"Plumbing" of Coronary Artries, T.H.I Experience

اس سیشن کے آخر پر مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے فضل عمر ہسپتال کے حوالے سے جماعت احمدیہ کی صحت عامہ میں خدمات کے موضوع پر لیکچرز دیا۔ بعدہٗ سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔

دوپہر ڈیڑھ بجے جنرل باڈی میٹنگ ہوئی جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب صدر ایسوسی ایشن اور ان کی معاونت مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن نے کی اور اس میں بعض اہم امور پر بحث کی گئی۔

ایسوسی ایشن کی طرف سے اس کنونشن کیلئے حسب سابق بھرپور انتظام کئے گئے تھے۔ فیصل آباد اور چنیوٹ سے مہمانوں کو ربوہ لانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ رہائش کے خصوصی انتظام کے تحت دارالضیافت سرائے محبت، سرائے ناصر، سرائے خدمت اور سرائے مریم میں مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔ انتظامات کو احسن طریق پر انجام دینے کیلئے مختلف کمیٹیوں کا تقرر کیا گیا تھا۔ اہم امور پر مشاورت کی جاتی رہی۔ کنونشن کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے خط لکھا گیا جس کا جواب حضور انور کی طرف سے دعاؤں سے بھرپور موصول ہوا۔ اسی طرح صدقہ بھی دیا گیا۔

اس کنونشن کے موقع پر فارما کمپنیوں کے سٹال بھی لگائے گئے تھے۔ جہاں ان کے تعارف پر مبنی لٹریچر اور معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ جملہ شرکاء کی خدمت میں کتابچہ خطبات حضور انور، سند شرکت، کپ اور بال پوائنٹ کے سوونیئر ایک خوبصورت لفافے میں پیش کئے گئے۔ کنونشن کے مختلف سیشنز کے دوران چیئر پرسنز، مشاعرہ میں شریک شعراء کمپنیوں کے ممبران، کارکنان اور معاونین کو شیلڈز دی گئیں اور کامیاب کنونشن کے انعقاد پر کچھ دن بعد کارکنان کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ (رپوٹ: ایف شمس)

خبریں

حج کیلئے صدر، وزیر اعظم اور ارکان پارلیمنٹ کا کوٹہ ختم

وفاقی کابینہ نے نئی حج پالیسی 2009ء اور ملک میں یوریا کھاد کی ضرورت پوری کرنے کیلئے تیز رفتار بنیادوں پر 2 لاکھ ٹن یوریا درآمد کرنے کی منظوری دے دی ہے جبکہ نئی حج پالیسی کے تحت صدر، وزیر اعظم، گورنرز، وزرائے اعلیٰ اور ارکان پارلیمنٹ کیلئے مختص کوٹہ ختم کر دیا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ کا اجلاس وزیر اعظم گیلانی کی زیر صدارت وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں ہوا۔

سری لنکن ٹیم پر حملے کا ملزم گرفتار، دیگر 6 ملزموں کا سراغ لگا لیا

لبرٹی چوک میں 3 مارچ کو سری لنکا کرکٹ ٹیم کی بس پر حملہ کرنے والے گروہ کا پتہ لگا کر ایک ملزم زبیر عرف نیک محمد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملزم کا تعلق تحریک طالبان پنجاب سے ہے۔ حملے کا مقصد بس کو اغوا کرنا تھا۔ اس گروہ کے باقی ملزمان کے بھی تمام کوائف اکٹھے کر لئے گئے ہیں جو وزیرستان میں روپوش ہیں جن کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ یہ باتیں سی سی پی او لاہور پرویز راٹھور نے پولیس لائنز قلعہ گجر سنگھ میں پریس کانفرنس کے دوران بتائیں۔

یکم جولائی سے بجلی کے نرخوں میں 17 فیصد اضافہ کیا جائیگا

وفاقی سیکرٹری خزانہ سلمان صدیقی نے کہا ہے کہ یکم جولائی سے بجلی کے نرخوں میں 17 فیصد تک اضافہ کیا جائے گا۔ سینٹ کی قائمہ کمیٹی خزانہ کو بریفنگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بجلی کے نرخوں میں مرحلہ وار اضافے کا مقصد تقسیم کار کمپنیوں کو سالانہ 35 ارب روپے کے سود سے بچانا ہے۔

CASA BELLA
Furnishing Fabrics- Fabric Made- UPS
1-Gilgit Block Ph:0426650952, 6660047
13-Sialkot Block Ph:042-6668937 Fax: 6655384
Fortress Stadium Lahore Cantt.
E-mail:casabellafabrics@gmail.com

ربوہ میں طلوع و غروب 19 جون

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	6:00
زوال آفتاب	1:10
غروب آفتاب	8:18

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

محترم خان فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کڈنی انفیکشن کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں علاج جاری ہے۔ طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت سے اس مخلص خادم سلسلہ کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب کو گرنے سے ٹانگ میں شدید فریکچر ہوا ہے۔ فوری آپریشن کے ذریعہ ہڈی کو جوڑ دیا گیا ہے فی الوقت فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے والد بزرگوارم کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے ساتھ فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار کی والدہ محترمہ بھی عرصہ سے بستر علالت پر ہیں ان کی صحت و درازی عمر کے لئے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

خوشخبری
جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر پارسلوں کی ترسیل پر زبردست آفر
یو۔کے 230 روپے
جرمنی 250 روپے
کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ امریکہ 400 روپے
دیگر ممالک کیلئے بھی مناسب ریٹ
گلوبل کوریئر سروس
اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
047-6215744, 0334-6365127

FD-10